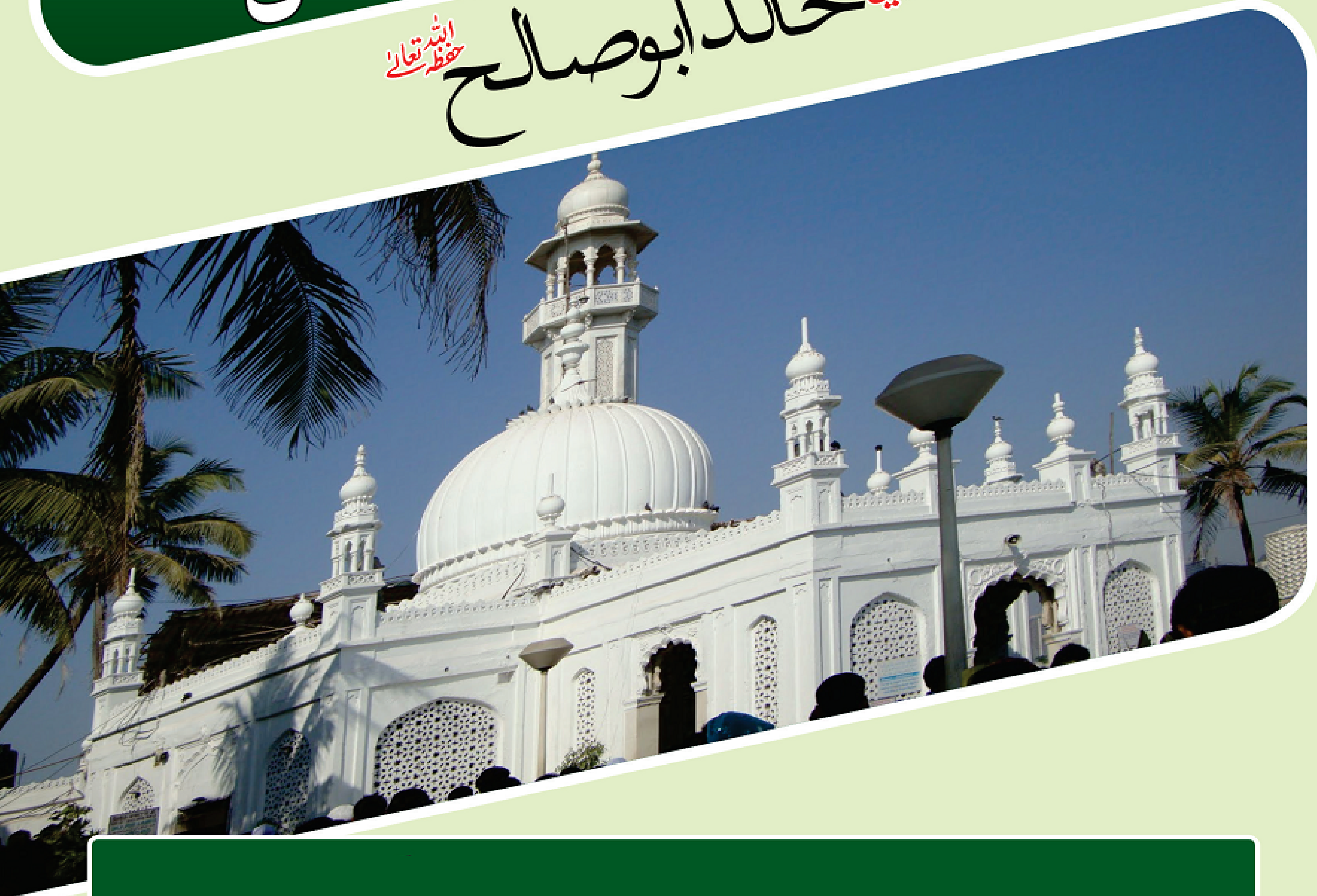
جمعہ کے احکام

آداب و فضائل

فضیلۃ الشیخ خالد ابو صالح حفظہ اللہ تعالیٰ



جمعية إحياء التراث الإسلامي

جمعہ کے أحکام

آداب اور فضائل

تالیف

فضیلۃ الشیخ خالد ابو صالح حفظہ اللہ

ترجمہ

ظفر اللہ بشیر خان ندوی

لجنة القارة الهندية

2574912/3/4 داخلي 108

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس امت کو اللہ تعالی نے بہت سی خصوصیات اور بہترین فضائل سے نوازا ہے، ان میں سے ایک جمعہ کا مبارک دن بھی ہے، جس سے یہود ونصاری محروم کردئے گئے.

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم سے پہلے جو امتیں تھیں انہیں جمعہ کے مبارک دن سے محروم کردیا گیا، یہود کے لئے ہفتہ اور نصاری کے لئے اتوار کا دن تھا، پھر اللہ تعالی ہمیں لایا اور جمعہ کا دن عنایت فرمایا، پھر ترتیب میں جمعہ، ہفتہ اور اتوار کردیا، اوراس طرح وہ قیامت کے دن ہمارے پیچھے ہونگے، حالانکہ ہم دنیا میں تمام اُمتوں میں سے سب سے آخر میں آئے ہیں،لیکن قیامت کے روز تمام مخلوق میں سب سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا'' . (مسلم).

عبادت کا دن

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا ! ''جمعہ کا نام اس لئے جمعہ رکھا گیا ہے کیوں کہ یہ جمع سے مشتق ہے، یہ اس لئے کہ اس میں مسلمان ہفتہ میں ایک مرتبہ بڑی مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں.... اور اللہ تعالی نے مومنوں کو عبادت غرض سے جمع ہونے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيـنَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾. ''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو'' (الجمعۃ۔۹). ''دوڑ پڑو'' سے مراد یہ ہے کہ نماز کا ارادہ اوراسکا اہتمام کرو، اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ زور لگا کر دوڑو....جبکہ نماز کے لئے بھی تیز چلنا ممنوع ہے...''

حسن بصریؒ نے فرمایا ! ''اللہ کی قسم ! دوڑ پڑو سے مراد قدموں کی دوڑ نہیں ہے، بلکہ نماز کے لئے سکون واطمینان، خالص نیت اور خشوع وخضوع کے ساتھ جانا مراد ہے'' (تفسیر ابن کثیر ۴/۳۸۵،۳۸۶).

علامہ ابن القیمؒ نے فرمایا: ''جمعہ کا دن عبادت کا دن ہے، دنوں میں اسکی اہمیت ایسے ہی ہے جیسے اورمہینوں میں رمضان کی، اوراس دن دعا کی قبولیت کی ایک گھڑی ایسی ہی ہے جیسا کہ ماہ رمضان میں شب قدر'' (زاد المعاد ۱/۳۹۸).

یوم جمعہ کے فضائل

۱۔یقیناً یہ بہترین دن ہے: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول ﷺ نے فرمایا: ((خَيْـرُ يَـوْمٍ طَـلَـعَـتْ عَـلَـيْـهِ الشَّـمْـسُ يَـوْمُ الْـجُـمُـعَةِ، فِيْـهِ خُـلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)) (مسـلـم). ''بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوا وہ جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے، اوراسی دن وہ جنت

میں داخل کئے گئے، اور جنت سے اسی دن نکالے گئے، اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی''.

۲۔اس دن میں جمعہ کی نماز ہے جو کہ اسلام کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے اوراس دن مسلمانوں کا بڑا اجتماع ہوتا ہے، جس نے اس نماز کوستی سے چھوڑ دیا اللہ تعالی اسکے دل پر مہر لگادیتا ہے، جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث سے ثابت ہے.

۳۔اس میں ایک گھڑی دعا کی قبولیت کی ہے، حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی ﷺ نے فرمایا:((اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا أَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔ وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا)) (متفق علیہ). ''بیشک جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی مسلمان بندہ نماز کی حالت میں اللہ سے جو کچھ طلب کرتا ہے تو اللہ تعالی اسکو ضرور عنایت کرتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس وقت کے تھوڑے ہونے کا اشارہ کیا''

علامہ ابن القیمؒ نے اس وقت کے تعین کے تمام اختلافات کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا! ''میں ان دو اقوال کو ترجیح دیتا ہوں جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں.

پہلا قول۔ امام کے منبر پر بیٹھنے سے شروع ہوکر نماز کے ختم ہونے تک رہتا ہے'' حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، رسول ﷺ نے فرمایا:((هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلٰى أَنْ تُقْضٰى الصَّلَاةُ)) (مسلم) ''یہ وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے شروع ہوکر نماز کے ختم ہونے تک رہتا ہے''

دوسرا قول۔ یہ کہ وہ عصر کے بعد کی گھڑی ہے، اور دونوں اقوال میں یہی زیادہ راجح ہے''.(زادالمعاد۱/۳۸۹،۳۹۰).

۴۔عام دنوں کے صدقے سے جمعہ کے دن کا صدقہ بہتر ہے، علامہ ابن القیمؒ نے فرمایا: عام دنوں کے صدقے سے جمعہ کے دن کا صدقہ بہتر ہے جس طرح کہ عام مہینوں کے صدقہ سے رمضان کے صدقے کی فضیلت ہے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:...((وَالصَّدَقَةُ فِيهِ أَعْظَمُ مِنَ الصَّدَقَةِ فِيْ سَائِرِ الْأَيَّامِ)). اس دن کا صدقہ دوسرے دنوں کے بہ نسبت بہت بہتر ہے(موقوف صحیح لیکن مرفوع کے حکم میں ہے).

۵۔مومن بندوں کے لئے جنت میں اسی دن اللہ تعالیٰ جلوہ فرماتا ہے، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اللہ کا یہ قول﴿ وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ﴾ ''اور ہمارے پاس اور بہت کچھ ہے'' (ق:۳۵) فرمایا: ہر جمعہ اللہ تعالی جنتیوں کے لئے تجلی فرماتا ہے.

۶۔اور یہ ایسی عید ہے جو ہر ہفتہ آتی ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَمَنْ جَاءَ ةُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ...)) ''اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اس کو عید کا دن بنایا ہے، جو شخص جمعہ پائے اُسے چاہئے کہ وہ غسل کرے...الحدیث''(ابن ماجۃ۔صحیح الترغیب۱/۲۹۸).

۷۔اس دن گناہ معاف کردئے جاتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ

بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَاكُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰی))(البخاری)

''جوشخص بھی جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، اورممکن حدتک پاکی حاصل کرتا ہے، اورتیل لگا تا ہے، یااپنے پاس جو خوشبو میسّر ہو اسکو لگا تا ہے، پھرنماز کے لئے جا تا ہے، دوشخصوں کے درمیان جدائی نہیں کرتا،(یعنی اپنے لئے راستہ بنا کر آگے جانے کی غرض سے دو آدمیوں کونہیں ہٹاتا، بلکہ جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جاتا ہے) پھرتوفیق کے مطابق نماز پڑھتا ہے، پھرخاموشی سے خطبہ سنتا ہے تو اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک اس کے ہونے والے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں''.

۸۔جمعہ کی نماز کے لئے پیدل جانے والے کوہرقدم کے بدلے ایک سال کے صیام وقیام کا ثواب ملتا ہے، اوس بن اوسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نےفرمایا:((مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَأَنْصَتَ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا صِيَامُ سَنَةٍ، وَقِيَامُهَا ، وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ)) ''جس نےغسل (جنابت) کیا اوراپنی بیوی کوکرایا، اورنماز کے لئے جلدی گیا، اوراپنے اہل وعیال کولیکرگیا، اورامام کے قریب بیٹھااورخاموش رہا، تواسکے لئے ہرقدم کے بدلے ایک سال کے صیام وقیام کا ثواب ملتا ہے، اوریہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے'' (احمد واصحاب السنن وصححہ ابن خزیمۃ والألبانی۔صحیح الترغیب(۶۹۳).

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ یہ اللہ تعالی کافضل ہے وہ جسے چاہے دے اوراللہ بڑے فضل والا ہے (الحدید۲۱).

۹۔جمعہ کےسوا ہر دن جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اوریہ جمعہ کی عزت وعظمت کےاحترام میں ہے.(زادالمعاد۱/۳۸۷).

۱۰۔جمعہ کی رات یا دن میں موت کا آنا حسنِ خاتمہ کی علامت ہے اس دن انتقال کرنے والاقبر کےعذاب سے محفوظ ہوتا ہے، حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نےفرمایا:((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) (احمد،ترمذی،وصححہ الألبانی).''جوکوئی مسلمان جمعہ کی رات یا دن میں وفات پاتا ہےاللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبرسے بچاتا ہے'' ۔(احمد،ترمذی،وصححہ الألبانی).

جمعہ کا اہتمام

ہرمسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس دن کا اہتمام وعزت کرے اوراس دن کی فضیلتوں کوغنیمت جانے،اللہ تعالیٰ کا تقرب مختلف عبادتوں سے حاصل کرے، جمعہ کے مختلف آداب واحکام ہیں جن کا سیکھنا ہرمسلمان کے لئے ضروری ہے.

امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں ''یہ نبی ﷺ کی سنت ہے کہ اس دن کی تعظیم وتکریم ان عبادات کے ذریعہ کی جائےجسکی وجہ سے یہ عام

دنوں سے ممتاز ہے، علماء میں یہاں تک اختلاف ہے کہ جمعہ افضل ہے یا یوم عرفہ(زاد المعاد ۱/۳۷۵).

مسلمان بھائیو! ہم اپنے نفس کا جائزہ لیں کہ ہم نے کتنے جمعے بغیر کسی اہتمام کے چھوڑ دیئے بلکہ بہت سے لوگ اس دن کا انتظار مختلف گناہوں اور معصیتوں کے لئے کرتے ہیں.

جمعہ کے احکام وآداب

۱۔مستحب ہے کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر کی مکمل تلاوت کریں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، ان سورتوں کومختصر نہ کریں، جیسا کہ بعض ائمہ مساجد کرتے ہیں.

۲۔اوراس دن رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا مستحب ہے: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ))(احمد و اصحاب السنن)۔

" تمام دنوں میں افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے اس لئے کہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے، اوراسی دن انکا انتقال ہوا، اوراسی دن صور میں پھونکا جائے گا، اوراسی دن قیامت کی بے ہوشی قائم ہوگی، تم اس دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"(احمد واصحاب السنن وصححہ النووی وحسنہ المنذری).

۳۔جمعہ ہر مسلمان، آزاد، بالغ مرد اور مقیم پر فرض ہے، جس مسافر پر قصر ہے اس پر جمعہ فرض نہیں ہے، اوراسی طرح غلام اورعورت پر بھی، ان میں جو شخص پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے.اوربعض حالات کی بنا پر جمعہ کی فرضیت ساقط ہوجاتی ہے مثلاً مرض، خوف وغیرہ کی بنا پر"(الشرح الممتع ۵/۷۔۲۴).

۴۔جمعہ کے دن غسل کرنا نبی ﷺ کی سنت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)) (متفق علیہ)."تم میں سے کوئی شخص نماز جمعہ کے لئے آئے تو وہ ضرور غسل کرکے آئے"۔

۵۔جمعہ کے دن خوشبو لگانا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا جمعہ کے آداب میں سے ہے، جس نے جمعہ کا غسل کیا، خوشبو(میں جو میسر ہو) لگائی، اوراچھا لباس زیب تن کیا، سکون کے ساتھ مسجد گیا، پھر نفل نماز پڑھی، اورکسی کو تکلیف نہیں دی، امام کے آتے ہی خاموش رہا یہاں تک کہ نماز ہوگئی، تو وہ عبادت اسکے ان گناہوں کا کفارہ ہوگی جو ان دو جمعہ کے درمیان ہوچکے ہیں.(احمد وصححہ ابن خزیمہ).

ابوسعید الخدریؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَسِوَاكٌ، وَيَمَسُّ مِنَ

الطِّيبِ مَا قُدِّرَ عَلَيْهِ)) (مسلم). ''ہر بالغ کے لئے جمعہ کا غسل کرنا، اور مسواک کرنا، اور حسب استطاعت خوشبو لگانا واجب ہے''.

٦۔ جمعہ کی نماز کے لئے جلدی جانا مستحب ہے، حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَآئِكَةُ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَيَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ إِلَى الْجُمُعَةِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ كَبْشًا، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ دَجَاجَةً، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَجَلَسُوْا يَسْمَعُوْنَ الذِّكْرَ)) (متفق علیہ).

''جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، مسجد میں جو سب سے پہلے جاتے ہیں انکے نام لکھتے رہتے ہیں، جو اول وقت مسجد میں جاتا ہے اسکا اجر ایک اونٹ صدقہ کرنے کے برابر ہے، پھر آنے والے کا اجر گائے صدقہ کرنے کے برابر ہے، پھر آنے والے کا اجر دُنبہ صدقہ کرنے کے برابر ہے، پھر آنے والے کا اجر مرغی صدقہ کرنے کے برابر ہے، پھر آنے والے کا اجر انڈا صدقہ کرنے کے برابر ہے، اور جب امام ممبر پر بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے دفتر لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں''۔

میرے بھائیو!

کہاں ہیں نیکیوں میں مقابلہ کرنے والے؟!

کہاں ہیں نمازوں کو اول وقت میں جانے والے؟!

کہاں ہیں وہ لوگ جو اصحاب عزم وہمت ہیں؟!

٧۔ امام کے خطبہ کے لئے نکلنے تک آدمی نماز، ذکر، اور تلاوت قرآن میں مشغول رہے، جیسا کہ اوپر بیان کی گئی حضرت سلمانؓ اور ابو ایوبؓ کی حدیثوں سے ظاہر ہے.

٨۔ امام کے خطبہ دیتے وقت خاموش رہنا اور غور سے سننا واجب ہے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ)) ''جمعہ کے دن حالت خطبہ میں اگر تم اپنے ساتھی سے یہ کہو کہ'' چپ رہو'' تو تم نے بے ہودہ حرکت کی''. (متفق علیہ).

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ ''اور جس نے جمعہ میں لغو کام کیا اسکے لئے اس جمعہ کا کوئی ثواب نہیں ملتا. اور ابوداؤد میں ہے: ''جس نے لغو کیا یا گردنیں پھلانگیں ایسے شخص کے لئے وہ نماز، ظہر کی نماز ہو جاتی ہے''۔ (صحیح ابن خزیمہ).

٩۔ جمعہ کے دن سورۃ کہف تلاوت کرنا مستحب ہے، حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ

الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَآءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَابَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ)) ''جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف تلاوت کی اس کے لئے دونوں جمعہ کے درمیان نورعطا کیا جائے گا جو اسے منور رکھے گا''۔(حاکم، بیہقی، وصححہ البانی).

۱۰۔مقیم کے لئے جمعہ کا وقت ہو جانے کے بعد اس دن نماز جمعہ سے پہلے سفر کرنا جائز نہیں ہے(زادالمعاد ۱/۳۸۲).

۱۱۔جمعہ کی رات کو تہجد اور دن کو روزہ کے لئے خاص کرلینا مکروہ ہے،حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((لَا تَخُصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ ، وَ لَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنَ الْأَيَّامِ ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ)) (مسلم) ۔''تہجد کے لئے جمعہ کی رات کو مخصوص نہ کرو، اور عام دنوں میں سے صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھا کرو، مگر یہ کہ وہ اس کے عام روزہ رکھنے کے دنوں میں آئے ''.

۱۲۔جوشخص جمعہ کے دن روزہ رکھنا چاہے اسکے لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے دن (جمعرات) یا بعد والے دن (ہفتہ) کا روزہ رکھے.حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((لَا يَصُوْمَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، إِلَّا أَنْ يَصُوْمَ يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْيَوْمًا بَعْدَهُ)) (متفق علیہ) ''جمعہ کے دن کوئی شخص روزہ نہ رکھے، مگر یہ کہ وہ اس سے پہلے دن (جمعرات) یا بعد والے دن(ہفتہ) کا بھی روزہ رکھے''.

۱۳۔جمعہ کی سنت: رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے (متفق علیہ). اور رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جو کوئی جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعت پڑھے(مسلم).

امام اسحاقؒ نے فرمایا: اگر مسجد میں پڑھیں تو چار رکعت پڑھیں، اور اگر گھر میں پڑھیں تو دو رکعت پڑھیں.اور ابوبکر الأثرم نے فرمایا: یہ دونوں صورتیں جائز ہیں.(الحدائق لإبن الجوزي ۲/۱۸۳).

۱۴۔جب کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر خطبۂ جمعہ دے رہا ہو تو مختصر سی دو رکعت پڑھے اور بیٹھ جائے، جابر بن عبداللہؓ کی حدیث ہے، انہوں نے فرمایا:حضرت سلیک الغطفانیؓ جمعہ کی نماز کے لئے آئے اس وقت نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، تو وہ بیٹھ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((إِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيَجْلِسْ)) (مسلم)

''جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن مسجد میں اس حال میں آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعت پڑھے، پھر بیٹھ جائے''.

۱۵۔امام کا جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون یا سورۂ اعلیٰ و سورۂ غاشیہ کی تلاوت کرنا مستحب ہے(مسلم).

جمعہ سے متعلق بعض کوتاہیاں

۱۔کچھ لوگوں کا جمعہ کی نماز چھوڑ دینا یا اس نماز میں سستی کرنا: اس تعلق سے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز

آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ لوگ (ہدایت سے) غافل ہو جائیں گے". (مسلم)

٢۔ بعض لوگوں کا جمعہ کی نماز کو جاتے وقت جمعہ کی نیت نہ کرنا: بعض لوگ عادت کی بناء پر جاتے ہیں، حالانکہ جمعہ کی درستگی اور تمام عبادات کے لئے نیت ضروری ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) "أعمال کا دارومدار نیت پر ہے" (بخاری).

٣۔ جمعہ کی رات دیر تک جاگنا جس سے کہ صبح کی نماز کے لئے بیدار نہ ہو سکیں اور نیند غالب آ جائے، تو ایسے انسان کے جمعہ کی ابتداہی کبائر سے ہو رہی ہے، اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عِنْدَ اللّٰهِ صَلَاةُ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي جَمَاعَةٍ)) "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل نماز جمعہ کے دن صبح کی نماز باجماعت ہے" (الاحادیث الصحیحہ ١٥٦٦).

٤۔ خطبہء جمعہ کے لئے حاضر ہونے میں سستی کرنا، کچھ لوگ تو خطبہ کے درمیان آتے ہیں، اور بعض لوگ تو دورانِ نماز آتے ہیں.

٥۔ جمعہ کا غسل چھوڑ دینا ، خوشبو نہ لگانا، اور مسواک نہ کرنا ، اور اچھے کپڑے نہ پہننا ۔

٦۔ جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا: ارشاد باری تعالیٰ: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُم خَيْرٌ لَّكُم إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ "اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور کاروبار چھوڑ دو اگر تم سمجھو تو یہ تمھارے حق میں بہت بہتر ہے" (الجمعہ:٩).

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: اس وقت خرید وفروخت حرام ہے.

٧۔ جمعہ کے دن بعض نافرمانیاں کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کرنا: جیسا کہ داڑھی یہ سمجھتے ہوئے مونڈھنا کہ یہ فعل جمعہ کی پاکی وصفائی میں سے ہے.

٨۔ بعض لوگوں کا ابتدائی صفیں مکمل ہونے سے پہلے پیچھے کی صفوں میں بیٹھنا، اور بعض لوگوں کا مسجد کے برآمدوں میں بیٹھنا جبکہ مسجد کے اندر خالی جگہ موجود ہو.

٩۔ کسی آدمی کو اٹھا کر اسکی جگہ میں خود بیٹھ جانا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ فِيهِ، وَلٰكِنْ يَقُولُ: افْسَحُوا)) (مسلم). "جمعہ کے دن تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے نہ ہٹائے، تاکہ وہ خود اسکی جگہ میں بیٹھ جائے، لیکن وہاں کے بیٹھنے والوں سے کہیں کہ وہ کشادگی اختیار کریں".

١٠۔ کندھوں کا پھلانگنا اور دو بیٹھے ہوئے افراد کو الگ کرنا ، بیٹھے ہوئے لوگوں کو تکلیف پہنچانا اور انہیں تنگ کرنا. جیسا کہ ایک شخص کے تعلق سے جو کہ جمعہ کے دن خطبہ کی حالت میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ رہا تھا، اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ((اِجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَ آنَيْتَ)) "تم بیٹھ جاؤ ضرور تم نے لوگوں کو تکلیف پہنچائی اور مشقت میں ڈالا"...(صحيح الترغيب والترهيب و صحيح ابن ماجة).

۱۱۔مسجد میں بلند آواز سے بات چیت کرنا یا قرآن کریم کا بلند آواز سے تلاوت کرنا جس سے نمازیوں کو یا دیگر قرآن کی تلاوت کرنے والوں کو تشویش ہو.

۱۲۔بلا کسی عذر کے اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا.

۱۳۔دورانِ خطبہ کسی دوسرے کام میں مشغول ہونا اور خطبہ خاموشی سے نہ سننا.

۱۴۔دوخطبوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھنا، حالانکہ دوخطبوں کے درمیان جب امام دوسرے خطبہ کے لئے اٹھے دعا اور استغفار کرنا مشروع ہے.

۱۵۔نماز کی حالت میں حرکت کرتے رہنا ،نماز کے بعد پڑھنے والے اذکار کا اہتمام کئے بغیر امام کے سلام پھیرتے ہی مسجد سے باہر نکلنے میں جلدی کرنا، اورنمازیوں کے سامنے سے گزرنا، اور مسجد کے دروازوں پر دھکے دینا.

خطیبوں کی غلطیاں

۱۔خطبہ کا طویل کرنا اورنماز کا مختصر پڑھانا: حضرت عمارؓ سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:((إِنَّ طُــولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ . أَيْ عَلَامَةٌ. فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا)) ''نماز کا طویل کرنا اور خطبہ کا مختصر کرنا خطیب کی دانائی کی علامت ہے،تم نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو، یقیناً بیان میں ایک جادو ہے'' (مسلم).

خطبہ دینے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کی ضرورتوں اوران کے حالات کا خیال رکھیں.

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا، آپ ﷺ کی نماز اور خطبہ درمیانہ ہوتا تھا (مسلم).

۲۔خطبہ کے لئے اچھی تیاری اور مناسب موضوع اختیار نہ کرنا، اور لوگوں کی ضرورت سے ہٹ کر خطبہ دینا.

۳۔ بعض خطیبوں کا ضعیف اور موضوع احادیث اپنے خطبوں میں پیش کرنا، اور بغیر کسی احتیاط کے بُرے الفاظ کا استعمال کرنا.

۴۔ بعض خطیبوں کا خطبۂ ثانیہ مختصر کرنا اور اسے دعا پر ہی ختم کر دینا.

۵۔ بعض خطیبوں کا خطبہ میں قرآنی آیات سے استدلال نہ کرنا جو کہ نبی ﷺ کے طریقہ کے خلاف ہے حضرت حارثہؓ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی لڑکی فرماتی ہیں: ہر جمعہ آپ اپنے خطبہ میں سورہ قٓ پڑھا کرتے تھے جسکو سن کر میں نے یاد کرلیا.(مسلم).

۶۔ بعض خطیبوں کا اپنے خطبوں میں خطیبانہ طرز اختیار نہ کرنا، حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا:((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا خَطَبَ اِحْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ)) ''جب بھی اللہ کے نبی ﷺ خطبہ دیا

کرتے تھے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہوجاتیں، اور آپ کی آواز بلند ہوجاتی، اور آپ کا غصہ سخت ہوجاتا جیسا کہ آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہوں''. (مسلم).

جمعية إحياء التراث الإسلامي

جمعہ کے أحکام

آداب اور فضائل

تالیف

فضیلۃ الشیخ خالد ابو صالح حفظہ اللہ

ترجمہ

ظفر اللہ بشیر خان ندوی

لجنة القارة الهندية

2574912/3/4 داخلي 108